طالب ہاشمی

عہدِ رسالت کی ۱۳ تیرہ مؤمنات

آج کی صحبت میں عہدِ رسالت کی تیرہ مؤمنات کے حالات ہدیہ قارئین ہیں۔ یہ سب مدینہ منورہ کی رہنے والی تھیں اور انصار کے مختلف گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں اگرچہ ان کے بہت کم حالاتِ زندگی معلوم ہیں لیکن ان کا یہی شرف کچھ کم نہیں کہ سب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات میں داخل ہیں۔

۱۔ حضرت ہندؓ بنت عمرو بن حرام انصاریہ

ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا، نسب نامہ یہ ہے۔

ہندؓ بنتِ عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج۔

حضرت ہندؓ کی شادی سید الانصار حضرت عمروؓ بن جموح سے ہوئی، ان کا شمار انصار کے جلیل القدر صحابہؓ میں ہوتا ہے لیکن حضرت ہندؓ کو تقدم فی الاسلام میں ان پر فضیلت حاصل ہے۔ حضرت عمروؓ بن جموح ہجرتِ نبویؐ کے بعد (غزوۂ بدر سے کچھ عرصہ پہلے) سعادت اندوزِ اسلام ہوئے جب کہ ان کے فرزند حضرت معاذؓ اور اہلیہ حضرت ہندؓ نے ہجرتِ نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت معاذؓ بن عمرو بن جموح کو بیعت عقبہ کبیرہ (۱۳ھ بعدِ بعثت) میں بھی شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت ہندؓ بڑی راسخ العقیدہ مسلمان تھیں اور ان کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔ ۳ ہجری میں غزوۂ اُحد کے موقع پر انھوں نے صبر و استقامت، جوشِ ایمان

اور حُبِّ رسولؐ کا ایسا تحیّر خیز مظاہرہ کیا کہ تاریخ میں شاذونادر ہی اس کی کوئی مثال ملتی ہے۔ غزوۂ اُحد میں حضرت ہندؓ کے شوہر حضرت عمروؓ بن جموح، فرزند حضرت خلادؓ بن عمرو اور بھائی حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام تینوں نے مردانہ وار لڑ کر شہادت پائی۔ حضرت ہندؓ نے شوہر فرزند اور بھائی کی شہادت کی خبر سنی تو کسی غم و اندوہ کا اظہار کرنے کی بجائے لوگوں سے پوچھا "مجھے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے خدانخواستہ ان کو تو کوئی چشم زخم نہیں پہنچا"۔

جب لوگوں نے بتایا کہ خدا کے فضل سے حضورؐ بخیریت ہیں تو ان کا چہرہ کھل اٹھا، کشاں کشاں میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہوئیں، جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اختیار عرض کی۔

کل مصیبة بعدك جلل

(آپ سلامت ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ہندؓ ایک اونٹ اپنے ساتھ لے گئی تھیں، اس پر اپنے شوہر، فرزند اور بھائی کی لاشیں لاد کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئیں۔ راستے میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ملیں جو چند دوسری خواتین کے ہمراہ حضورؐ کی خبر گیری کے لیے میدانِ اُحد کی طرف آرہی تھیں (اس وقت تک آیتِ حجاب نازل نہیں ہوئی تھی)۔ اُمّ المؤمنینؓ نے حضرتِ ہندؓ سے حضورؐ کی خیریت دریافت کی، اُنھوں نے کہا "الحمدللہ حضورؐ بخیریت ہیں۔ اور یہ لاشیں میرے شوہر، بھائی اور فرزند کی ہیں جنھوں نے لڑائی میں شہادت پائی۔

اتنے میں ان کا اونٹ زمین پر بیٹھ گیا۔ ہر چند اس کو ہانکا گیا لیکن اس نے مدینہ کی طرف قدم نہ اٹھایا۔ اُمّ المؤمنین نے فرمایا "شاید بوجھ زیادہ ہے"۔ حضرت ہندؓ نے عرض کیا، نہیں اُمّ المؤمنین، اس پر تو اس سے زیادہ بوجھ لادا جاتا ہے۔

بالآخر اُنھوں نے اُونٹ کا رُخ اُحد کی طرف کیا تو وہ فوراً چل پڑا۔ حضرت ہندؓ تینوں شہیدوں کی لاشیں حضورؐ کی خدمت میں لے گئیں۔ اس وقت آپؐ دوسرے شہیدوں کی لاشیں دفن کرا رہے تھے۔ آپؐ نے ہندؓ سے پوچھا، کیا ان میں سے کسی نے گھر سے چلتے وقت کچھ کہا تھا۔

حضرت ہندؓ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ میرے شوہر (عمروؓ بن جموح) نے گھر سے چلتے وقت یہ دعا مانگی تھی کہ الٰہی مجھ کو شہادت نصیب فرمائیو۔ اور مجھ کو نا امید اپنے اہل و عیال میں واپس نہ لائیو۔ اس کے بعد حضورؐ نے تینوں شہیدوں کو اُحد کے گنج شہیداں میں اپنے سامنے دفن کرا دیا۔ حضرت ہندؓ کے مزید حالات کتبِ سیر میں نہیں ملتے۔

۲- حضرت فاطمہؓ بنت عمرو بن حرام انصاریہ

یہ حضرت ہند بنت عمرو بن حرام کی بہن تھیں۔ ان کو اپنے بھائی حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے بڑی محبت تھی۔ انھوں نے غزوۂ احد میں شہادت پائی تو کفار نے بڑی بے دردی سے ان کی لاش کا مُثلہ کیا۔ (ناک، کان، ہونٹ کاٹ ڈالے) حضرت فاطمہؓ اپنے بھتیجے حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کے ساتھ میدانِ جنگ میں پہنچیں۔ بھائی کی لاش دیکھ کر بے اختیار ان کی چیخ نکل گئی۔ حضورؐ نے پوچھا یہ کس کی آواز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا، عبداللہؓ کی بہن کی۔ حضرت عبداللہؓ کو دفن کرنے کے لیے چلے تو حضرت فاطمہؓ زار زار رونے لگیں۔ حضورؐ نے فرمایا، تم روؤ یا نہ روؤ، جب تک عبداللہ کا جنازہ رکھا رہا، فرشتوں نے اس پر اپنے پروں سے سایہ کر رکھا تھا۔ یہ سن کر خاموش ہو گئیں۔ مزید حالات معلوم نہیں ہیں۔

۳- حضرت حبشہؓ بنت مالک انصاریہ

ان کا تعلق قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔ ان کی شادی بجیر بن معاویہ بجلی سے ہوئی۔ جن کا قبیلہ بجیلہ عمرو بن عوف کا حلیف تھا۔ بجیر کا زمانۂ جاہلیت میں انتقال ہو گیا۔ حضرت حبشہؓ نے اسلام کا زمانہ پایا اور قبولِ اسلام اور صحابیت کا شرف حاصل کیا، بجیر کے صلب سے ان کے ایک بیٹے سعد تھے، وہ بھی ماں کے ساتھ مشرف بہ ایمان ہوئے اور ماں ہی کے نام کی نسبت سے سعدؓ بن حبشہؓ مشہور ہوئے۔ ان کا شمار انصار کے بلند مرتبہ صحابہ میں ہوتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید قاضی القضاۃ امام ابو یوسفؒ حضرت سعدؓ بن حبشہؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت حبشہؓ کے مزید حالات کتابوں میں نہیں ملتے۔

۴- حضرت ربابؓ بنت کعب انصاریہ

اوس کے خاندان عبدالاشہل میں سے تھیں سلسلۂ نسب یہ ہے۔

ربابؓ بنت کعب بن عدی بن عبدالاشہل

ان کا نکاح شہیدِ اُحد حضرت حسیل الیمان بن جابر العبسی سے ہوا۔ ہجرتِ نبوی سے قبل اپنے خاوند کے ساتھ سعادتِ اندوزِ اسلام ہوئیں۔ جلیل القدر صحابی صاحب السّر حضرت حذیفہ بن حسیل الیمانؓ انہی کے فرزند ہیں۔

حضرت ربابؓ کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی عقیدت اور محبت تھی اپنے فرزند حضرت حذیفہؓ کو باقاعدگی سے حضورؐ کی خدمت گزاری کے لیے بھیجا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت حذیفہؓ کئی دن تک خدمتِ نبوی میں حاضر نہ ہوئے حضرت ربابؓ کو معلوم ہوا تو ان سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کب سے نہیں گئے۔ انھوں نے مدت بیان کی تو بہت ناراض ہوئیں اور بیٹے کو برا بھلا کہا، انھوں نے کہا، اچھا اب جاتا ہوں، مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھوں گا اور حضورؐ سے اپنے اور آپ کے لیے مغفرت کی دعا کراؤں گا۔ یہ کہہ کر بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوئے اور نماز پڑھ کر حضورؐ کے پیچھے پیچھے چل پڑے، حضورؐ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو فرمایا، "کون حذیفہؓ" انھوں نے عرض کی "جی ہاں یا رسول اللہؐ"

حضورؐ نے فرمایا: "غفر اللہ لک ولامک" (خدا تجھے اور تیری ماں دونوں کو بخشے)

حضرت ربابؓ کے اس سے زیادہ حالات معلوم نہیں۔

۵۔ حضرت قُرّۃُ العینؓ بنت عبادہ انصاریہ

جلیل القدر صحابی حضرت عبادہؓ بن صامت کی والدہ تھیں اور عبادہ بن نفضلہ بن مالک بن عجلان کی بیٹی تھیں۔ حضرت عبادہؓ بن صامت انصار کے سابقین اوّلین میں سے ہیں۔ بعض روایتوں کے مطابق وہ عقبہ کی تینوں بیعتوں میں شامل تھے اور بعض کے مطابق وہ بیعت عقبہ ثانیہ (۱۲ سنہ نبوت) (جس میں بارہ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا) اور بیعت عقبہ کبیرہ (۱۳ سنہ نبوت) میں شامل ہوئے، مکہ سے مسلمان ہو کر گھر پہنچے تو سب سے پہلے اپنی والدہ حضرت قُرّۃُ العینؓ کو مشرف بہ اسلام کیا۔ گویا وہ بھی ہجرتِ نبویؐ سے پہلے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئیں اس لحاظ سے ان کو بھی انصار کے سابقین اوّلین میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔

مزید حالات معلوم نہیں۔

۶۔ حضرت عقبہؓ بنتِ محمد انصاریہؓ

جلیل القدر صحابی حضرت فضالہؓ بن عبید انصاری کی والدہ تھیں اور محمد بن عقبہ بن الجلاح کی بیٹی تھیں۔ مدینہ منورہ پر جونہی خورشیدِ اسلام کی کرنیں پڑیں وہ بھی اپنے فرزند فضالہؓ کے ساتھ مسلمان ہو گئیں اور شرفِ صحابیت حاصل کیا۔ ان کے خاوند عبید بن نافذ اوس کے خاندان عمرو بن عوف میں سے تھے، اپنے قبیلہ کے سردار تھے اور نہ صرف بڑے شہ زور اور بہادر تھے بلکہ شعر و شاعری میں بھی کافی درک رکھتے تھے۔ زمانۂ جاہلیت ہی میں انتقال کر گئے۔ بیوی اور بیٹے دونوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور حضورؐ کے جاں نثاروں میں شامل ہوئے۔

اس سے زیادہ حالات معلوم نہیں۔

۷۔ حضرت فریعہؓ بنتِ خالد انصاریہ

قبیلہ خزرج کے خاندان ساعدہ میں سے تھیں سلسلۂ نسب یہ ہے۔

فریعہؓ بنت خالد بن خنیس بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ۔ ان کا نکاح ثابت بن منذر سے ہوا جو اپنے قبیلے بنو نجار کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے، انہی کے صلب سے حضرت حسان پیدا ہوئے۔ وہ شاعر (مداح) رسول اللہ کے لقب سے مشہور ہیں اور عرب کے نامور شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت فریعہؓ کی ضعیفی کا عالم تھا کہ آفتاب اسلام طلوع ہوا۔ حضرت فریعہؓ اس وقت بیوہ تھیں، انھوں نے اپنے بیٹے حضرت حسان بن ثابت کے ساتھ فوراً دعوتِ توحید پر لبیک کہا اور حضورؐ کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔ (خود حضرت حسانؓ اس وقت ساٹھ برس کے بیٹے ہی تھے) حضرت حسانؓ نے اپنے ایک شعر میں حضرت فریعہؓ کا فرزند ہونے پر اس طرح فخر کا اظہار کیا ہے۔ ؎

امسى الجلابيب قد عزوا وقد كثروا

وابن الفريعة امسى بيضة البلد

۸۔ حضرت اُمّ الطفیلؓ انصاریہؓ

جلیل القدر صحابی سید المسلمین حضرت اُبَیّ بن کعبؓ کی اہلیہ تھیں۔ اپنے خاوند کی بہت خدمت گزار تھیں اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بہت عقیدت اور محبت تھی۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں ان کے بیٹے طفیلؓ صغائر صحابہ میں سے ہیں۔

مزید حالات معلوم نہیں۔

۹۔ حضرت سُہیلہؓ بنتِ مسعود انصاریہ

جلیل القدر صحابی حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی اہلیہ تھیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ ظفر سے تھا۔ ان کے پہلے خاوند غزوۂ اُحد سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی تو انھوں نے اپنے پیچھے حضرت جابرؓ کے علاوہ (بروایت دیگر نو یا دس) خرد سال بیٹیاں چھوڑیں، ان کی نگہداشت اور مناسب غور و پرداخت کے لیے حضرت جابرؓ نے سہیلہؓ بنت مسعود سے نکاح کر لیا۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا، جابر تم نے ایک بیوہ سے نکاح کیا ہے اگر کسی کنواری سے کرتے تو وہ تم سے چہل کرتی تم اس چہل کرتے انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ بہنیں کمسن تھیں اس لیے ہوشیار عورت کی ضرورت تھی جو ان کے بال سنوارتی، جوئیں نکالتی، کپڑے سی کر پہناتی (غالباً حضرت جابرؓ کی والدہ فوت ہو چکی تھیں) حضورؐ نے فرمایا "تم نے ٹھیک کیا۔"

حضرت سہیلہؓ کو حضورؐ سے بے پناہ عقیدت اور محبت تھی، حضرت جابرؓ کبھی حضورؐ کی دعوت کرتے تو وہ بڑے ذوق و شوق سے کھانا تیار کرتیں۔ نکاح کے کچھ عرصہ بعد حضرت جابرؓ نے اپنے والدِ شہید کا قرض ادا کرنے کی خوشی میں حضورؐ کی دعوت کی۔ حضورؐ حضرت جابرؓ کے گھر تشریف لے گئے انھوں نے گوشت، خرما اور پانی پیش کیا، آپؐ نے فرمایا، شاید تم کو معلوم ہے کہ میں گوشت رغبت سے کھاتا ہوں۔ کھانے سے فارغ ہو کر حضورؐ چلنے لگے تو حضرت سہیلہؓ نے اندر سے آواز دی۔

"یا رسول اللہ مجھ پر اور میرے خاوند پر دُرود پڑھیئے" آپؐ نے بلا تامل فرمایا۔ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ"

غزوۂ خندق میں ایک دن حضرت جابرؓ نے دیکھا کہ حضورؐ کو تین دن کا فاقہ ہے اور آپؐ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا ہے۔ تڑپ اُٹھے اور اسی وقت گھر جا کر حضرت سہیلہ سے کہا کہ رسول اللہؐ فاقہ سے ہیں، کچھ ہو تو پکاؤ۔ ایک صاع جو گھر میں موجود تھے حضرت سہیلہؓ نے فوراً پیس کر آٹا گوندھا اور حضرت جابرؓ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے گوشت دیگچی میں ڈال کر چولھے پر رکھ دیا۔ پھر وہ حضورؐ کو لینے چلے۔ سہیلہ بڑی غیور اور خوددار تھیں، بولیں "دو تین آدمیوں کا کھانا ہے، حضورؐ کے ساتھ زیادہ لوگوں کو نہ لانا ایسا نہ ہو کہ ہمیں خفت اٹھانی پڑے" حضرت جابرؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چپکے سے عرض کی۔

"یا رسول اللہؐ ہم نے آپؐ کے لیے کھانے کا انتظام کیا ہے آپؐ چند آدمیوں کے ساتھ تشریف لے چلئے"

حضورؐ نے ان کی دعوت قبول فرمائی لیکن ساتھ ہی عام منادی کرا دی کہ جابرؓ نے سب اہلِ خندق کی دعوت کی ہے۔

حضرت جابرؓ بڑے پریشان ہوئے لیکن حضورؐ کے ادب سے خاموش رہے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ چولھے سے دیگچی نہ اتارنا اور جب تک میں نہ آؤں، آٹا نہ پکانا۔ پھر آپؐ تمام اہلِ خندق کے ہمراہ حضرت جابرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور کھانے میں برکت کی دعا کی اس کا یہ اثر ہوا کہ حضورؐ سمیت تمام صحابہ کرامؓ نے سیر ہو کر کھانا کھایا لیکن پھر بھی بچ رہا۔ حضورؐ نے حضرت سہیلہ سے فرمایا "یہ تم کھاؤ اور لوگوں کے یہاں بھیجو کیونکہ لوگ بھوک میں مبتلا ہیں"

مسند احمد حنبلؒ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جابرؓ نے حضورؐ کی خدمت میں اعلیٰ قسم کے چھوہارے جن میں گٹھلی نہ تھی، پیش کیے، آپؐ نے دیکھ کر فرمایا، میں سمجھا تھا گوشت ہے، حضرت جابرؓ نے اسی وقت گھر جا کر بیوی سے کہا۔ انھوں نے فوراً بکری ذبح کر کے گوشت پکا دیا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت سہیلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اس سے زیادہ حالات تاریخ میں کہیں نہیں ملتے۔

۱۰۔ حضرت مُلیکہ رضؓ بنتِ مالک انصاریہؓ

خزرج کے معزز ترین خاندان بنو نجار میں سے تھیں۔ سلسلۂ نسب یہ ہے۔
مُلیکہ رضؓ بنت مالک بن عدی بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔
ان کا نکاح ملحان بن خالد نجاری سے ہوا، ان کے صلب سے حضرت اُمِّ سُلیم رضؓ اور حضرت اُمِّ حرام رضؓ پیدا ہوئیں ان دونوں کا شمار نہایت عظیم المرتبت صحابیات میں ہوتا ہے۔ خادمِ رسول اللہؐ حضرت انس رضؓ بن مالک، حضرت اُمِّ سُلیم رضؓ کے فرزند تھے اس لحاظ سے حضرت ملیکہ رضؓ ان کی نانی تھیں۔ خیال یہ ہے کہ انھوں نے ہجرتِ نبویؐ سے کچھ عرصہ پہلے اپنی بیٹیوں کے ساتھ قبولِ اسلام کا شرف حاصل کیا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ملیکہ رضؓ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور خود کھانا تیار کیا۔ حضورؐ نے کھانے سے فارغ ہو کر فرمایا "آؤ میں تم کو نماز پڑھاؤں" گھر میں صرف ایک بوسیدہ چٹائی تھی جس کا رنگ سیاہ پڑ چکا تھا۔ حضرت انس رضؓ نے پہلے اس کو پانی سے دھویا اور پھر نماز کے لیے بچھایا۔ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی۔ حضرت ملیکہ رضؓ، حضرت انس رضؓ اور یتیم (غلام لڑکا) صف باندھ کر کھڑے ہوئے۔ حضورؐ نے دو رکعت نماز ادا کی اور واپس تشریف لے گئے۔
سالِ وفات اور مزید حالات معلوم نہیں ہیں۔

۱۱۔ حضرت اُمِّ سیفؓ انصاریہؓ

نام معلوم نہیں، اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضؓ کی انّا تھیں، وہ ۸ھ ہجری میں حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ کے بطن سے پیدا ہوئے تو انصار کی تمام خواتین نے خواہش کی کہ ابراہیم کو دودھ پلانے کی خدمت انہیں تفویض کی جائے لیکن حضورؐ نے اس خدمت کے لیے حضرت اُمِّ سیف رضؓ کو منتخب فرمایا۔
ان کی سکونت عوالی میں تھی جو مدینہ سے تین چار میل کی مسافت پر ہے۔ حضورؐ وقتاً فوقتاً حضرت

ابراہیمؓ کو دیکھنے کے لیے مدینہ منورہ سے پیادہ حضرت اُمّ سیفؓ کے گھر تشریف لے جاتے، بچے کو انا کے ہاتھ سے گود میں لیتے، منہ چومتے، پھر مدینہ کو واپس ہوتے۔ حضرت اُمّ سیفؓ کے شوہر لوہار تھے اس لیے ان کا گھر دھوئیں سے بھرا رہتا تھا لیکن حضورؐ باوجود نظافتِ طبع کے یہ دھواں گوارا فرماتے۔ حضرت ابراہیمؓ نے حضرت اُمّ سیفؓ کے گھر ہی وفات پائی۔ حضورؐ کو خبر ہوئی تو حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے ساتھ تشریف لائے اس وقت حضرت ابراہیمؓ نزع کی حالت میں تھے۔ حضورؐ نے ان کو گود میں لے لیا اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہؐ آپؐ کی یہ کیا حالت ہے؟"

فرمایا "یہ رحمت و شفقت ہے۔"

حضرت عبدالرحمٰن نے دوبارہ اپنی بات کا اعادہ کیا تو ارشاد ہوا

"آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کی مرضی ہو۔ اے ابراہیمؓ ہم تیرے فراق میں بہت غمگین ہیں۔"

حضرت ابراہیمؓ کی مدتِ حیات کے بارے میں اہلِ سیر میں بہت اختلاف ہے۔ ان کی کم سے کم عمر دو ماہ دس دن اور زیادہ سے زیادہ ایک برس دس ماہ اور چھ دن بتائی گئی ہے۔ اسی کے مطابق ان کا زمانۂ رضاعت مقرر کیا جا سکتا ہے۔ حضرت اُمّ سیفؓ کے مزید حالات معلوم نہیں البتہ ان کی یہی فضیلت بہت کافی ہے کہ انھیں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب فرزند کی رضاعی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا اور ان کے گھر کو حضورؐ نے اپنے قدومِ میمنت لزوم سے بارہا مشرف فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۲- حضرت عمرہؓ بنتِ مسعود انصاریہؓ

سیدالخزرج حضرت سعدؓ بن عبادہ کی والدہ ماجدہ تھیں، غالباً ہجرتِ نبوی سے پہلے اپنے جلیل القدر فرزند کے اثر اور تبلیغ سے مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ اور پھر صحابیت کی سعادت حاصل کی۔ ۵ھ ہجری میں وفات پائی۔ مسند احمد بن حنبلؒ میں ہے کہ حضرت سعدؓ بن عبادہ نے پانی کی ایک سبیل اپنی ماں کے ایصالِ ثواب کے لیے رکھی تھی۔

۱۲۔ حضرت فُکَیہہؓ بنتِ عبید انصاریہ

ان کا تعلق خزرج کے خاندان ساعدہ سے تھا نسب نامہ یہ ہے۔
فکیہہ بنتِ عبید بن ولیم بن حارثہ بن خرام بن خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر۔
ان کی شادی اپنے ابنِ عم سید الخزرج حضرت سعدؓ بن عبادہ بن ولیم سے ہوئی۔ شوہر کے ساتھ ہجرتِ نبوی سے پہلے سعادت اندوزِ اسلام ہوئیں۔ حضرت قیسؓ بن سعدؓ بن عبادہ، جنھوں نے اپنی سخاوت اور سیر چشمی کی بدولت بڑا نام پایا۔ حضرت فکیہہؓ ہی کے بطن سے تھے۔

مزید حالات معلوم نہیں۔

ضرورتِ رشتہ

ایک اہل حدیث نوجوان عمر ۳۰، ۳۲ سال قوم سید سرکاری ملازم تعلیم بی۔ اے تنخواہ و ماہوار آمدنی ۸۰۰، ۹۰۰ روپے کے لیے جس کی بیوی فوت ہو چکی ہے ایک دیندار لڑکی کنواری یا بیوہ تعلیم میٹرک کا رشتہ درکار ہے۔ جہیز ذات پات ہندوستانی یا پنجابی کی کوئی قید نہیں۔

خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت فرمائیں۔

م۔ظ۔ معرفت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث۔ ہارون آباد۔ ضلع بہاول نگر